REGD NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱

جلد ۴۸/۱۳ ۱۸ تبوک ۱۳۳۸ ھش ۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۲۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

رات نیند آگئی - آج صبح کچھ گھبراہٹ کی شکایت ہے

— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔ ربوہ —

ربوہ ۱۷ ستمبر بوقت سوا نو بجے صبح

کل دوپہر کے بعد حضور کی طبیعت اعصابی ضعف اور بے چینی کے باعث خراب رہی۔ رات نیند آگئی۔ صبح کچھ گھبراہٹ ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے اپنے قادر و شافی خدا کے حضور ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ تا وہ ہمارے پیارے امام کو اپنی خاص قدرت سے کامل شفا عطا فرمائے۔ اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح - ربوہ ۱۷ ستمبر ۱۹۵۹ء

لاہور میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب

شہر بھر میں خصوصی جلسوں کا انعقاد

لاہور ۱۷ ستمبر۔ کل صوبائی دار الحکومت میں حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت بڑے جوش و خروش سے منایا گیا۔ اس سلسلے میں کل شہر میں خاص اہتمام سے جلسے منعقد کئے گئے۔ جن میں انسانیت کے محسن اعظم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور سیرت مقدسہ پر تقاریر کر کے لوگوں کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی گئی۔ اس تقریب سعید کا آغاز شہر کی تمام مساجد میں صبح کے وقت قرآن خوانی سے ہوا۔ جس کے بعد تقاریر ہوئیں۔ جن میں سیرت طیبہ پر روشنی ڈالی کر تلقین کی گئی کہ مسلمانوں کو اسوہ حسنہ کی پابندی کرنے میں سر مو تغافل نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے ہی انسانیت کو دنیا و آخرت میں فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور ترقی کے بلند ترین مدارج صرف اسی حالت میں طے کئے جا سکتے ہیں۔ کہ ہم محبوب سبحانی کے اسوہ حسنہ کو مشعل راہ بنائیں۔ شہر کی تمام مساجد میں مسلمانان عالم کی سربلندی و برتری کے لئے دعائیں مانگی گئیں۔ اس کے علاوہ کشمیری اور الجزائری مسلمانوں کی آزادی کے لئے بھی دعائیں مانگی گئیں۔

لاہور میں عید میلاد النبی کی تقریب منانے کے انتظامات کل شب مکمل ہو گئے تھے۔ شہر کے تمام بازار رنگ برنگ قمقموں، جھنڈیوں فانوسوں اور بجلی کی ٹیوبوں سے بہت خوشنما نظارہ پیش کر رہے تھے۔

نئی عمارت گرنے سے ۷۰ افراد ہلاک

باری (جنوبی اٹلی) ۱۶ ستمبر۔ ایک نواحی قصبہ بارلیٹا میں ایک نئی پانچ منزلہ عمارت اچانک گر جانے سے کم از کم ستر اشخاص ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ یہ عمارت صرف چھ ماہ قبل تعمیر کی گئی تھی۔ عمارت کے ملبہ سے اب تک ۴۴ نعشوں اور گیارہ زخمیوں کو نکالا جا چکا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے عمارت کے انہدام کے وقت کل نوے اشخاص ملبے کے نیچے آ گئے تھے۔

خروشیف کی آمد کے خلاف مظاہرہ

واشنگٹن ۱۷ ستمبر۔ پیر کی رات واشنگٹن میں ۶۰۰ اشخاص نے امریکہ میں روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف کی آمد کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا تھا۔ یہ مظاہرہ ایک پروٹسٹنٹ فرقہ کی طرف سے کیا گیا۔

بھارت پر پنچن لامہ کے اعتراضات

لنڈن ۱۷ ستمبر نو چائنہ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق تبت کے موجودہ حکمران پنچن لامہ نے لاسہ میں کہا کہ بھارت تبتی باغیوں کے ذریعہ تبتی علاقوں پر حملے کروا رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ تبت کی دوستی کا مطلب یہ نہیں کہ بھارت

نہری تنازعہ کے متعلق لنڈن کی بات چیت پر اظہار اطمینان

پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین کا بیان

لنڈن ۱۷ ستمبر۔ لنڈن میں نہری پانی کی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے قائد مسٹر جی معین الدین نے ایک بیان میں کہا کہ نہری تنازعہ پر دونوں ملکوں کے معاہدے کے سلسلہ میں اس وقت تک جو بات چیت ہوئی ہے میں اس سے پوری طرح مطمئن ہوں۔ لنڈن کانفرنس کا دوسرا دور ایک ہفتہ تک جاری رہا۔ یہ دورہ ۱۵ ستمبر کو ختم ہوا ہے پہلا دور پانچ اگست سے ۲۴ اگست تک جاری رہا تھا۔ تیسرا اور آخری دور آئندہ ماہ واشنگٹن میں شروع ہوگا۔ لنڈن کی بات چیت عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر الیف کی صدارت میں ہوئی۔ اس میں بھارتی وفد کی قیادت مسٹر گلاٹی نے کی۔ مسٹر جی معین الدین نے کہا ابھی تک معاہدے کے بارے میں دو تین نکات ایسے ہیں جنکی دونوں حکومتوں سے مزید وضاحت کرانے کی ضرورت ہے۔ آپ نے ان نکات کی تشریح کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک واشنگٹن میں بات چیت کا تیسرا دور شروع نہیں ہو جاتا۔ اس وقت تک پاکستانی اور بھارتی وفد اپنی حکومتوں کے سامنے لنڈن کی بات چیت کے بارے میں مفصل رپورٹ پیش کریں گے۔

۔۔۔ کو ناجائز فائدہ اٹھانے دیا جائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قبولیت عامہ اور آپ پر نصرت الٰہی کی بارش

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"انسانی فطرت شہادت دیتی ہے کہ جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے۔ اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرت الٰہی بارش کی طرح اُن پر برستی ہے۔ وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا۔ حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے اس سے کوئی کلام کیا۔ اس قدر عزت ہرگز نہیں دی جاتی۔ جو شخص جائز رکھتا ہے۔ جو ایسی عزت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت اور ایسے آسمانی نشان اس کذّاب دجال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے۔ ایسا شخص در اصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور درپردہ دہریہ ہے۔

یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے۔ جو دنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سید و مولیٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اقبال اور عزت اور خدا کی مدد اور نصرت جو ان کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔ آپ ایسے وقت میں آئے جو دنیا شرک اور بت پرستی سے بھری ہوئی تھی۔ کوئی پتھر کی پوجا کرتا تھا۔ اور کوئی آگ کی پرستش میں مشغول تھا اور کوئی سورج کے آگے ہاتھ جوڑتا تھا کوئی پانی کو اپنا پرمیشور خیال کرتا تھا اور کوئی انسان کو خدا بنائے بیٹھا تھا علاوہ اس کے زمین ہر ایک قسم کے گناہ اور ظلم اور فساد سے بھری ہوئی تھی جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ کی موجودہ حالت کے بارہ میں قرآن شریف میں خود گواہی دی ہے اور فرماتا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ یعنی دریا بھی بگڑ گئے اور خشک زمین بھی بگڑ گئی۔ مطلب یہ کہ جس قوم کے ہاتھ میں کتاب آسمانی نہیں تھی اور خشک جنگل کی طرح تھے وہ بھی بگڑ گئے اور یہ ایک ایسا سچا واقعہ ہے کہ ہر ایک ملک کی تاریخ اس پر گواہ ناطق ہے کیا آریہ ورت کے دانا مورخ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ آنجناب کے ظہور کا زمانہ درحقیقت ایسا ہی تھا۔ اور بُت خانوں کو اس قدر عزت دی گئی تھی کہ گویا وید کا اصل مذہب یہی ہے

اور رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپ کی غلامی میں کمربستہ کھڑے ہیں اور جب سے خدا نے آپ کو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے۔ آپ کے قدموں پر ادنیٰ غلاموں کی طرح گرے رہے ہیں۔ اور اس وقت اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکروں کی طرح آنجناب کی خدمت میں اپنے تئیں سمجھتے ہیں۔ اور نام لینے سے تخت سے اتر آتے ہیں

اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ عزت۔ کیا یہ شوکت۔ کیا یہ اقبال۔ کیا یہ جلال۔ کیا یہ ہزاروں نشان آسمانی کیا یہ ہزاروں برکات ربانی جھوٹے کو بھی مل سکتے ہیں؟ ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے۔ اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوت کیا چیز ہے۔ اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں۔ اور کیا وہ قانون قدرت میں داخل ہیں اس عقدے کو اسی نبی کے دائمی فیض نے حل کیا۔ اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شامل حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہو گیا (چشمہ معرفت)

کیا رُوح سے رابطہ ممکن ہے

جسم کے مرنے کے بعد رُوح کہاں رہتی ہے؟

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ربوہ

مندرجہ بالا عنوان کے تحت موقر اخبار "لاہور" کی اشاعت مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۵۹ء میں ایک صاحب خواجہ حبیب اللہ صاحب فاروقی کا ایک دلچسپ مقالہ شائع ہوا ہے۔ ہر چند کہ یہ خاکسار آجکل بعض پریشانیوں کی وجہ سے وہ یکسوئی اور فرصت نہیں رکھتا۔ جو اس قسم کے موضوع پر قلم اٹھانے کے لئے ضروری ہے لیکن فاروقی صاحب کا مقالہ حقیقۃً دلچسپ ہے۔ اور پھر محترم ایڈیٹر صاحب "لاہور" نے اپنے قارئین کو اس مضمون پر قلم اٹھانے کی عام دعوت بھی دی ہے۔ اس لئے چند مختصر سے فقرات کے ذریعہ ذیل میں اپنے خیالات اور معلومات کا اظہار کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

سب سے پہلے تو میں مضمون نگار صاحب کے اس سوال کا دو حرفی جواب دینا چاہتا ہوں جو انہوں نے اپنے مضمون کے عنوان میں کیا ہے۔ یعنی "کیا رُوح سے رابطہ ممکن ہے؟" اس کے متعلق میرا جواب یہ ہے کہ "ہاں ممکن ہے"۔ مگر میرے جواب کی تفصیل فاروقی صاحب کے مضمون کی تفصیل سے غالباً مختلف ہوگی لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ روح کی پیدائش کے متعلق قرآنی تعلیم کی رو سے روشنی ڈالی جائے۔ کیونکہ اس کے بغیر میرے مضمون کا پس منظر واضح نہیں ہو سکے گا۔ قرآن مجید انسانی پیدائش کی تفصیل اور اس کے مختلف مدارج بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ○ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ

(سورہ مومنون آیات ۱۳ تا ۱۵)

"یعنی ہم نے انسان کو ابتداءً مرطوب مٹی کے خلاصہ سے پیدا کیا۔ پھر اسے ایک محفوظ قرارگاہ (یعنی رحم مادر) میں نطفے کے طور پر رکھا۔ پھر ہم نے اس نطفہ کو ایک ڈھیلے ڈھالے چپکنے والے لوتھڑے کی صورت دی۔ پھر اس ڈھیلے ڈھالے لوتھڑے کو بوٹی کی شکل میں منتقل کیا۔ پھر اس بوٹی میں ہڈیاں بنائیں۔ پھر ان ہڈیوں پر گوشت پوست کا خول چڑھایا۔ اور پھر اس وجود کو ایک نئی مخلوق کی صورت میں بنا کھڑا کیا۔ پس لوگو دیکھو کہ تمہارا خدا کیسا بابرکت اور کیسا بہترین خالق ہے۔"

جسم اور روح کی پیدائش کے مختلف مراحل

اس لطیف آیت میں خداوند عالم نے انسان کے جسم اور اس کی رُوح دونوں کی پیدائش کو نہایت لطیف رنگ میں اس کے مختلف مدارج کی تشریح کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اولاً اس آیت میں جسم کی پیدائش کو مٹی کے خلاصہ سے لے کر نطفہ اور پھر ڈھیلے ڈھالے لوتھڑے اور پھر پیوست بوٹی اور پھر ہڈی اور پھر گوشت پوست کے خول تک درجہ بدرجہ مکمل کرنا بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد روح کی پیدائش کا اسی جسم میں سے خَلْقًا اٰخَرَ (یعنی ایک نئی پیدائش) کے الفاظ سے ذکر کرتے ہوئے اور اس کے ساتھ اَنْشَاْنٰهُ (یعنی بنا کھڑا کیا) کا لفظ لگا کر اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ انسان میں یہ رُوح ہی ہے۔ جو اسے دوسرے جانداروں سے ممتاز کر کے اور حیوانوں کے زمرہ میں سے نمایاں کر کے علیحدہ صف میں کھڑا کر دیتی ہے۔

پس اسلام کی تعلیم کے مطابق روح دراصل جسم ہی کا ایک ترقی یافتہ جوہر ہے جو انسانی جسم کی تکمیل کے بعد اس کے اندر سے ایک نئی اور ارفع مخلوق کی صورت میں پیدا ہوتا ہے۔ اور آریہ سماج کی طرح یہ خیال ہرگز درست نہیں۔ کہ روح ایک بیرونی چیز ہے جو باہر سے آکر انسانی جسم میں داخل ہو جاتی ہے۔ تو جب روح انسانی جسم ہی کا ایک ترقی یافتہ حصہ ہے تو لازمی ہے کہ اس کا تعلق جسم کے ساتھ جو بطور بیج یا باپ کے ہے کبھی بھی کامل طور پر منقطع نہیں ہو سکتا۔ اور کسی نہ کسی صورت میں ضرور قائم رہتا ہے۔ اسی لئے حدیث میں رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ انسان کے مرنے اور اس کی روح کے پرواز کر جانے۔ اور اس کے جسم کے بظاہر کلی طور پر فنا ہو جانے کے بعد بھی اس کے جسم کا ایک نہ نظر آنے والا حصہ جسے گویا ایٹم یا مالی کیول کہہ سکتے ہیں (میں سائنس کا عالم نہیں ہوں۔ صرف سمجھانے کی غرض سے عام رنگ میں بیان کر رہا ہوں) محفوظ رہتا ہے۔ اور اس حدیث میں اس حصہ کو عَجَبُ الذَّنَب یعنی ریڑھ کی ہڈی کے اسفل ترین حصہ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (بخاری کتاب التفسیر) چنانچہ اسی وجہ سے مرنے والوں کی قبروں کے ساتھ ان کی روحوں کا کسی نہ کسی رنگ میں رابطہ تسلیم شدہ ہے۔ اور اکثر اولیاء اور صلحاء کا تجربہ ہے۔ کہ جب وہ کسی فوت شدہ بزرگ کی قبر پر جا کر توجہ سے دعا کرتے ہیں۔ تو بعض اوقات کشفی حالت میں صاحب قبر کی رُوح کے ساتھ ان کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ کشف اور خواب بالکل جداگانہ چیزیں ہیں۔ کیونکہ خواب نیند کی حالت میں آتی ہے۔ اور کشف بیداری کی حالت میں ہوتا ہے۔ جبکہ کشف دیکھنے والے کی آنکھوں پر سے مادی پردے اٹھا کر اسے کوئی غیبی نظارہ دکھایا جاتا ہے۔ اور یہ نظارہ ایسا ہوتا ہے کہ جیسے مادی آنکھوں کے سامنے کوئی سینما کی تصویر پھر جاتی ہے۔

اسلامی اصطلاح کے مطابق قبر کی تشریح

اس جگہ یہ صراحت بھی ضروری ہے۔ کہ اسلامی محاورہ میں قبر سے ہمیشہ مٹی کے ڈھیر والی معروف قبر ہی مراد نہیں ہوتی۔ بلکہ اس سے وہ مقام بھی مراد ہوتا ہے کہ جہاں مرنے کے بعد اور حشر و نشر سے پہلے انسانی روح رکھی جاتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:

ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ

(سورۃ عبس آیت ۲۲)

"یعنی خدا تعالےٰ ہر انسان پر موت وارد کرتا ہے۔ اور پھر اسے اس کی قبر میں رکھتا ہے۔"

اب ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر انسان کو یہ مٹی کے ڈھیر والی قبر میسر نہیں آتی۔ کیونکہ کروڑوں انسانوں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔ اور دفن نہیں ہوتے۔ لاکھوں انسان ڈوب کر مرتے ہیں۔ ہزاروں انسانوں کو جنگل کے درندے کھا کر ختم کر دیتے ہیں۔ تو پھر ہر انسان کے متعلق یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اسے خدا قبر میں رکھتا ہے؟ یقیناً یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ جیسا کہ حدیث میں صراحت آتی ہے۔

قبر سے مراد وہ قیام گاہ لی جائے جہاں مرنے کے بعد اور کامل حساب کتاب سے پہلے انسان کی روح رکھی جاتی ہے۔

چنانچہ انہی معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عذاب النار سے ممتاز کر کے عذاب قبر کی اصطلاح استعمال فرمائی ہے۔ جس سے ناواقف یا ظاہر پرست لوگوں نے یہ ظاہری قبر مراد لے کر قبروں کو فراخ بنانا شروع کر دیا۔ تاکہ منکر نکیر نامی فرشتوں کے سامنے بیٹھنے کے لئے مرنے والے کو کافی جگہ میسر آسکے۔ حالانکہ یہاں یہ مٹی والی معروف قبر مراد نہیں۔ بلکہ مرنے کے بعد مرنے والوں کی رُوح کے رکھے جانے کا مقام مراد ہے۔ یہ وہی مقام ہے جسے دوسری اصطلاح میں قرآن مجید نے برزخ کا نام دیا ہے۔ جو حشر و نشر سے پہلے ایک درمیانی زمانہ کا مقام ہے۔ مرنے والی روحوں کا تعلق دنیا کے ساتھ کسی نہ کسی رنگ میں اسی وقت تک قائم رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ قبر یعنی برزخ کے زمانہ میں رہتی ہیں۔ اس کے بعد یہ تعلق ختم ہو کر کامل طور پر اخروی زندگی شروع ہو جائے گی۔ میں شائد بار بار مذہبی اصطلاحوں میں جا رہا ہوں۔ مگر دراصل یہ مسائل آپس میں اتنے مربوط ہیں۔ کہ ان کی تاریں ایک دوسرے کے ساتھ اس طرح الجھی ہوئی ہیں کہ ان میں سے ایک کو دوسرے سے جدا کرنا بظاہر ممکن ہی نہیں۔

کیا مرنے والوں کی رُوح کے ساتھ ملاقات ہو سکتی ہے؟

اب رہا یہ سوال کہ کیا کسی زندہ انسان کی کسی فوت شدہ انسان کی روح کے ساتھ اسی دنیا میں ملاقات ہو سکتی ہے؟ اور دراصل فاروقی صاحب کے سوالوں کا یہی مرکزی نقطہ ہے۔ سو جیسا کہ میں شروع میں بیان کر چکا ہوں۔ اس کے جواب میں میرا کہنا یہ ہے کہ ہاں یہ ملاقات ہو سکتی ہے لیکن میں اسے فاروقی صاحب کی طرح ایک تماشہ نہیں سمجھتا کہ جب چاہا۔ اور جس نے چاہا کسی فوت شدہ روح کو بلا کر اس کے ساتھ باتیں شروع کر دیں۔ کیونکہ یہ نظریہ قرآنی آیات کے صریح خلاف ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے کہ:

وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ○

(سورہ مومنون آیت ۱۰۱)

"یعنی مرنے والوں اور اس دنیا میں رہنے والوں کے درمیان ایک پردہ حائل ہے جو حشر نشر کے دن تک یعنی قیامت تک قائم رہے گا۔"

یہ ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟

تو پھر سوال ہوتا ہے کہ اس صورت میں فوت شدہ روحوں کے ساتھ زندہ لوگوں کی ملاقات کس طرح ہو سکتی ہے؟ سو اس کے متعلق بھی قرآن مجید خاموش نہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ:۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ (سورۃ اسرائیل آیت ۸۶)

"یعنی اے رسول! لوگ تجھ سے روحوں کے متعلق پوچھتے ہیں (کہ ان کا معاملہ کس طرح پر ہے) تو اُن سے کہہ دے کہ روح کا معاملہ خدا کے حکم پر موقوف ہے۔ مگر اے لوگو! تمہیں اس بارے میں بہت کم علم دیا گیا ہے۔ یعنی تمہاری معلومات کا اکثر حصہ محض تخیل اور قیاس آرائی یا نظر کے دھوکے پر مبنی ہے۔ اور صحیح معلومات بہت کم ہیں۔"

اس کا ذریعہ صرف اذنِ الٰہی ہے!

اس آیت سے ظاہر ہے کہ روحوں کے ساتھ ملاقات تو یقیناً ممکن ہے۔ مگر یہ نہیں کہ جس نے چاہا اور جب چاہا کسی مرنے والے کی روح کو بلا کر اس کے ساتھ بات چیت کر لی۔ یہ نظریہ قرآنی تعلیم کے سراسر خلاف ہے جو اس دنیا اور دوسری دنیا کے درمیان ایک برزخ یعنی روک اور روٹ کا قائل ہے۔ اور صراحت کے ساتھ فرماتا ہے کہ روحوں کے ساتھ زندوں کا رابطہ صرف اذنِ الٰہی کے ساتھ ممکن ہے اس کے بغیر ہرگز نہیں۔ دنیا بھر کے انبیاء اور اولیاء کی تاریخ ایسے واقعات سے معمور ہے کہ دُعا اور توجہ کرنے پر اذنِ الٰہی سے ان کی کسی مرنے والے کی روح کے ساتھ ملاقات ہو گئی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ جب اُحد کے میدان میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی عبد اللہؓ شہید ہو گئے تو ایک کشفی انکشاف کی بناء پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے جواں سال مخلص لڑکے جابرؓ سے ازراہ دلداری فرمایا کہ جب تمہارے والد شہید ہو کر خدا کے سامنے پیش ہوئے۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کی قربانی سے خوش ہو کر فرمایا کہ اگر کوئی خواہش ہو تو بیان کرو۔ جابرؓ کے والد عبد اللہؓ نے عرض کیا خدایا! تیری کسی نعمت کی کمی نہیں مگر یہ تڑپ ضرور ہے کہ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر تیرے رستہ میں جان دوں۔ اس پر خدا تعالےٰ نے فرمایا۔ ہم تمہاری اس خواہش کو بھی پورا کر دیتے۔ مگر ہم ایک ازلی ابدی عہد کر چکے ہیں جو قرآن کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ۝

"یعنی مرنے والے اس دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتے۔"

(ترمذی و ابن ماجہ)

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب بدر میں قتل ہونے والے کفار کی لاشوں کے درمیان کھڑے ہوئے تو آپؐ کو عالمِ کشف میں ان کی روحیں دکھائی گئیں۔ جنہیں دیکھ کر آپؐ نے جوش کے ساتھ فرمایا کہ "ہم نے تو اپنے ربّ کا وعدہ پورا ہوتے دیکھ لیا کیا تم نے بھی خدا کا وعدہ پورا ہوتے دیکھا؟"

(بخاری کتاب المغازی)

اسی طرح سلسلۂ احمدیہ کے مقدس بانیؑ اپنے ایک مشہور عربی قصیدہ میں فرماتے ہیں کہ:۔

وَاللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ جَمَالَهٗ
بِعُيُوْنِ جِسْمِيْ قَاعِدًا بِمَكَانِيْ
وَرَاَيْتُ فِيْ رَيْعَانِ عُمْرِيْ وَجْهَهٗ
ثُمَّ النَّبِيُّ بِيَقْظَتِيْ لَاقَانِيْ

"یعنی خدا کی قسم میں نے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسن و جمال کو اپنے اس جسم کی آنکھوں کے ساتھ اپنے مکان کے اندر بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ میں نے بالکل آغازِ جوانی میں آپؐ کا روئے مبارک دیکھا۔ اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عین بیداری کی حالت میں مجھے مکرر ملاقات کا شرف بخشا۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی ملاقات کے متعلق فرماتے ہیں کہ:۔

"میری بارہا کشفی حالت میں عیسےٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ہے۔ اور انہوں نے ایک ہی دسترخوان پر میرے ساتھ کھانا کھایا۔"

(نور الحق حصہ اوّل)

اسی قسم کے ہزاروں واقعات اسلام کی تاریخ بلکہ قبل اسلام کے زمانہ میں روحانی لوگوں کے حالاتِ زندگی میں ملتے ہیں۔ مگر آخر بات یہی ثابت ہوتی ہے کہ یہ سب کشفی نظارے ہیں جن میں خدا کے اذن سے نہ کہ از خود مرنے والوں کی روحوں سے زندہ لوگوں کی ملاقات ہو جاتی ہے۔ اور یہ خاکسار بھی اس معاملہ میں کسی حد تک صاحب تجربہ ہے۔ ولا فخر۔

روحوں کے بلانے کی مزعومہ حقیقت کیا ہے؟

بالآخر یہ سوال رہ جاتا ہے کہ آجکل جو بعض لوگ اور خصوصاً مغربی ممالک کے لوگ روحوں کے بلانے کا دعویٰ کرتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟ سو چونکہ میری آنکھوں کے سامنے ایسا کوئی واقعہ نہیں گذرا۔ اس لئے میں اس قسم کے واقعات کے متعلق بصیرت کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ لیکن میں اس قدر یقیناً جانتا ہوں کہ ایسا ہونا اذنِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ بعض محققین نے اس قسم کے واقعات کو **نظر یا سماع** کا دھوکا قرار دیا ہے۔ چنانچہ یورپ اور امریکہ کے کئی لوگ بھی یہی رائے رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ایسی رپورٹوں کو حُسن ظنی کی نظر سے دیکھا جائے تو زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ایسے تجربات ہپنوٹزم یعنی علمِ توجّہ سے تعلق رکھتے ہیں جو ایک معروف اور مسلّم علم ہے اور قدیم زمانہ سے چلا آیا ہے جسے بعض لوگ غلطی سے سحر کا نام بھی دے دیتے ہیں۔ مگر اس علم کو روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ وہ علم ہے جس میں ایک مشّاق انسان خواہ وہ کسی مذہب کا ہو اپنی توجہ کے زور سے بعض دوسرے لوگوں کے دماغ یا حواس پر ایک وقتی اثر پیدا کر دیتا ہے۔ اور اس صورت میں ایک معمول کو بعض غیر حقیقی چیزیں نظر آنے لگتی ہیں۔ یا بعض غیر حقیقی آوازیں حقیقت کے رنگ میں سنائی دے جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات اس کا اثر ایک سے زیادہ انسانوں تک بلکہ ایک انبوہ تک بھی وسیع ہو جاتا ہے۔ اور ایک معتد بہ جماعت اس سے متاثر ہو جاتی ہے۔ مگر جیسا کہ میں نے کہا ہے اس علم کو روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ایک غیر مسلم انسان حتّٰی کہ ایک دہریہ تک بھی مشق کے ذریعہ یہ ملکہ پیدا کر سکتا ہے اور خاکسار راقم الحروف نے ایسے کئی نظارے دیکھے ہیں۔ بلکہ اس علم میں کافی مشق کے ذریعہ بعض اوقات ایک غیر جاندار چیز پر بھی اثر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بعض اوقات ایک جلتا ہوا لیمپ مدھم کیا جا سکتا ہے یا بعض اوقات ایک بند زنجیر کو کھولا جا سکتا ہے یا ایک لکڑی یا لوہے کی میز سے آواز اٹھائی جا سکتی ہے اور بعض لوگ اس علم کو بعض بیماریوں کے علاج میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ وغیرہ ذالک اور یہ ایک ایسی معروف اور تجربہ شدہ بات ہے جس پر کوئی شاہد لانے کی ضرورت نہیں۔

انسانی روح اور حیوانی روح میں فرق

ضمناً یہ بات بھی بیان کر دینی نامناسب نہ ہوگی کہ انسانی روح اور حیوانی روح میں بھاری فرق ہوتا ہے اور یہ فرق یہ ہے کہ انسانی روح جسم سے الگ ہو کر بھی زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ مگر حیوانی روح کو یہ صلاحیت حاصل نہیں۔ بلکہ جب کوئی جانور مرتا ہے تو اس کے ساتھ ہی اس کی روح بھی مر جاتی ہے۔ اسی لئے اکثر محققین حیوانی رُوح کو رُوح کا نام ہی نہیں دیتے بلکہ اُسے صرف جان یا زندگی کے لفظ سے تعبیر کرتے ہیں اور روح کا لفظ صرف انسانی روح پر بولا جاتا ہے اس امتیاز کی وجہ یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن مجید نے بار بار صراحت کی ہے انسان ابدی زندگی کے لئے پیدا کیا گیا ہے جو اسے کچھ اس دنیا میں ملتی ہے اور اس کا ایک بہت لمبا حصہ مرنے کے بعد آخرت کی زندگی میں ملے گا تاکہ وہ آخرت میں اپنے نیک و بد اعمال کی جزا یا سزا پا سکے مگر حیوانوں کی پیدائش میں یہ غرض مدنظر نہیں۔ بلکہ وہ صرف انسان کی خاطر اس عارضی زندگی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور مرنے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے انسان کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

"یعنی ہم نے انسان کو بہترین تقویم میں اور بہترین صلاحیتوں کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ پھر ہم اس کی بد اعمالیوں کی وجہ سے اُسے اسفل ترین گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو سچّے ایمان پر قائم ہوتے اور عمل صالح بجا لاتے ہیں ایسے لوگوں کا اجر ہمیشہ رہے گا۔ اور کبھی ختم نہیں ہوگا۔"

میں سمجھتا ہوں کہ میرے اس مختصر نوٹ میں فاروقی صاحب کے سارے سوالوں کا اصولی جواب آ جاتا ہے۔ جس کے بعد اگر وہ پسند کریں تو انہی لائنوں پر مزید غور کر کے اپنے معلومات میں کافی اضافہ کر سکتے ہیں۔ ولا علم لنا الا ما علمنا اللہ العلیم۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

خاکسار
مرزا بشیر احمد
۳۰ اگست ۱۹۵۹ء

(ماخوذ از هفت روزہ لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۵۹ء)

درخواستِ دعا: والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار ہیں اور نشتر ہسپتال میں داخل ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔
(مظفر حفیظ احمد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ گم شدہ صداقتوں کا قیام

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زندگی کی چالیسویں بہار تھی انسان مدارج ارتقاء طے کرتے کرتے رک گیا تھا۔ چپ و راست تاریکی چھائی تھی۔ حق و باطل کا امتیاز اٹھ گیا تھا۔ قدرت انسان کو آواز دے رہی تھی۔ فطرت انسان کے ضمیر سے سرگوشیاں کر رہی تھی۔ اور روح القدس "مقام بشریت" سمجھانے کے لئے بے تاب تھا۔

ایک انسان قدرت کی آواز سننے فطرت کی سرگوشیوں کا جواب دینے اور فرشتہ سے ہمراز و ہم کلام ہونے وادیٔ مکہ سے "غار حرا" کی طرف گیا اسی مقدس انسان کا نام محمد ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) غار حرا میں خدا کے فرشتے اور فطرت کی تمام طاقتوں نے آپ کے سر پر تاجِ نبوت رکھا۔ اور اقلیم انسانیت میں آپ کی فرمانروائی کا اعلان کیا۔ کتابِ قدرت۔ صحیفہ فطرت اور مجموعہ بشریت سب آپ کو پڑھائے گئے۔ انسان نے پھر زندگی کا سفر شروع کیا اور الوہیت و بشریت کے سارے مسائل حل ہو گئے۔

تبلیغ حق

آپ جب ان نورانی جلووں کے جلو میں غار حرا سے اپنی رفیقۂ حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہیں زندگی کی اس نئی تجلی کی خبر دی تو انہوں نے بے ساختہ فرمایا:۔

کلا واللہ ما یخزیک اللہ ابدا انک لتصل الرحم وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علی نوائب الحق

(بخاری شریف باب کیف کان بدء الوحی)

(گمان بد) ہرگز نہیں خدا کی قسم وہ کبھی آپ کو بے مددگار نہیں چھوڑے گا۔ آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں دوسروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔ گم گشتہ نیکیوں کو حاصل کرتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں اور حق و راستی کے معاملات پر مدد کرتے ہیں۔

یہ آپ کی سیرت طیبہ کے درخشندہ پہلو ہیں۔ وہ نیکیاں جو ناپید ہو گئی تھیں آپ انہیں حاصل کرنے کی فکر میں لگے رہتے اور حق و راستی کے معاملہ پر مدد کرنے کے لئے ہمیشہ کمربستہ رہتے۔ مگر وہ گم شدہ نیکیاں جنہیں آپ نے اپنی حق پرستی کے زور سے دوبارہ حاصل کیا اور وہ صداقت و راستی جس کی تبلیغ و اشاعت کے لئے آپ نے بے مثال عزم و ثبات کا اظہار فرمایا۔ انہیں میں ایک توحید بھی ہے۔

توحید خالص کی تعلیم

توحید مذاہب عالم کا سب سے قیمتی سرمایہ اور خدا شناسی کا پہلا اور آخری وسیلہ ہے۔ یہی وہ "انسانیت کا در یتیم" ہے اسی سے لوگ خدا کو پاتے اور خدا کو سمجھتے ہیں۔ ہر مذہب کی بنیاد اسی عقیدہ پر استوار کی گئی ہے۔ مگر بعثت محمدی کے وقت کیا عرب اور کیا عجم ہر جگہ سے یہ جوہر صافی گم ہو گیا تھا۔ کعبہ جس کی بناء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے ڈالی تھی۔ اور جو خدا کی طرف سے دنیا میں توحید کا پہلا مرکز بنایا گیا تھا۔ اس کی یہ حیثیت بھی ختم ہو گئی تھی۔

چین و ہند وغیرہ

چین۔ مصر۔ یونان اور ہندوستان جو قدیم تہذیب کے علمبردار ہیں ان کی تاریخوں کے مطالعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان تہذیبوں کی بنیاد بھی پہلے توحید خالص پر رکھی گئی تھی اور اسی عظیم حقیقت کے ہزاروں داعی ان سرزمینوں پر گزر چکے ہیں۔

یہ عظیم حقیقت جس طرح ہند و یونان وغیرہ سے گم ہو گئی تھی۔ اسی طرح سرزمین عرب سے بھی ناپید ہو چکی تھی اور آپ دنیا میں پھر سے اس گم شدہ حقیقت کو دریافت کرنے مبعوث ہوئے تھے۔ وہ خدا جس کا پاکیزہ چہرہ انسانوں اور کہانیوں کے انبار میں ڈھک گیا تھا۔ آپ نے پھر دنیا کے سامنے اس کی نقاب کشائی کی اور فرمایا:۔

قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد۔ لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔

تم کہو کہ اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز ہے۔ نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ اس کے لئے آپ کی سیرت کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہیئے آپ کی کامیابی کی عظمت کا اس سے احساس ہو سکتا ہے کہ تیرہ سو سال گذرنے کے بعد بھی اگر آج روئے زمین پر کوئی قوم عقیدۂ توحید کی علمبردار ہے۔ تو وہ صرف مسلمان ہے۔ ڈاکٹر گستاولی بان نے "تمدن عرب" میں لکھا ہے کہ اسلام نے خدا کو نہایت ہی سادہ صورت میں پیش کیا۔ اور اسی عقیدے نے مسلمان کی معاشرت و تہذیب میں نظریۂ مساوات کی بنیاد ڈالی ہے۔

وہ مختصر کلمہ جو ہر موقعہ پر اسلام اور مسلمانوں کے عقائد کی ترجمانی کرتا ہے یعنی

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

قابل پرستش خدا کے سوا کوئی نہیں۔ محمد اللہ کے رسول ہیں

اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اسلام کی بنیاد وحدانیت مطلقہ پر ہے۔

ڈاکٹر گستاولی بان اس کلمہ کی جامعیت پر اظہار حیرت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"روئے زمین کے تمام مسلمان اپنے مذہب کو ان دو چھوٹے جملوں میں بیان کرتے ہیں جن کا اختصار اور جن کی جامعیت حیرت انگیز ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

(تمدن عرب صفحہ ۱۱۸)

اس کلمۂ طیبہ کے متعلق گاندھی جی فرماتے ہیں کہ

خدا کا کوئی شریک نہیں اور اس کے سوا کچھ موجود نہیں۔ اور یہی حقیقت تم اسلام کے کلمہ میں دیکھتے ہو جس پر زور دیا گیا ہے

(مذہب و دھرم ص)

غرض محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد مسلمانوں نے جس چیز کو اپنے مذہب کا سب سے قیمتی سرمایہ قرار دیا۔ وہ بھی عقیدۂ توحید ہے۔ مسلمانوں نے اسی کو اپنا شعار بنایا اور اس پر ایسے جوش، حکمت اور اخلاص سے عمل کیا کہ دن بدن اس عقیدے کی قدر و قیمت زیادہ ہوتی گئی — گاندھی جی فرماتے ہیں۔

میں خدا کی وحدانیت اور اس کی سب کو پناہ دینے والی قوت کے متعلق مسلمانوں کی شاندار دعا کو دن اور رات پڑھتا ہوں۔ (مذہب و دھرم ص ۹۲)

مساوات کی تعلیم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری اہم تعلیم جس نے انسانی معاشرت و تہذیب میں ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا۔ وہ آپ کی تعلیم مساوات ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ سے پہلے ہزاروں مدبر اس مسئلہ پر غور و فکر کر چکے تھے۔ یونان کے ان حکماء سے لے کر جنہوں نے ملوکیت و جمہوریت کے متعلق ہم کو اپنے نتائج فکر سے آگاہ کیا ہے۔ کارل مارکس اور اینگلز تک جنہوں نے دنیا سے طبقاتی امتیاز مٹا کر ایک classless سوسائٹی قائم کرنی چاہی۔ سبھی اس مسئلہ پر داد تحقیق دے چکے ہیں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ ان مدبروں نے جس طرح اس مسئلہ پر غور کیا۔ اور اس معاشرتی و عملی مسئلہ کو پیش کرتے وقت وہ جس طرح علمی موشگافیوں میں الجھے۔ اس نے عملی مسئلہ کو ایک الجھا ہوا نکتہ بنا دیا ہے۔ مگر قربان جائیے اس نبی امی صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے علم و فضل اور سرمایہ محنت اور معاوضہ کا مسئلہ چھیڑے بغیر اس مسئلہ کو ہمیشہ کیلئے حل کر دیا۔ آپ حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک جگہ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ایھا الناس الا ان ربکم واحد وان اباکم واحد الا لا فضل لعربی علی عجمی ولا لعجمی علی عربی ولا لاحمر علی اسود ولا لاسود علی احمر الا بالتقوی (مسند احمد)

اے لوگو آگاہ ہو جاؤ کہ تم سبھوں کا پروردگار ایک ہے۔ اور تم سبھوں کے باپ بھی ایک ہیں۔ خبردار! عربی کو عجمی پر عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی فضیلت ہے گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر۔ مگر پرہیزگاری سے (مسند احمد)

(باقی)

ولادت

میرے بھائی جان مکرم ماسٹر خان محمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول کو اللہ تعالیٰ نے یکم ستمبر ۱۹۵۹ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت خصوصاً بزرگان سلسلہ سے نومولود کی صحت۔ درازیٔ عمر۔ و خادم دین بننے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (رحمان الٰہی ضلع ...)

یوم تحریک جدید کے جلسوں کی مختصر روئداد

پشاور

مکرم چوہدری احمد جان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار نے مورخہ ۲۸ ؍ ۸ ؍ ۵۹ کو پشاور کی جماعت کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ پڑھ کر سنایا گیا۔ نماز جمعہ کے بعد خدام کی میٹنگ میں شامل ہو کر انہیں ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ یہ وفد کی تشکیل کی گئی جو چندہ تحریک جدید کی وصولی کر رہے ہیں۔ نئے قائد صاحب نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ آئندہ دو ماہ میں وصول کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۵ ؍ ۹ ؍ ۵۹ تک خدام کی موجودہ جد و جہد کا نتیجہ نکل سکے گا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان کی ساعی میں برکت دے۔

چکوال (ضلع جہلم)

مکرم چوہدری احمد جان صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

پرسوں اتفاقاً چکوال گیا تھا مغرب کی نماز میں احباب کو ادائیگی کی تحریک کی گئی۔ جلسہ مقررہ تاریخ پر کیا گیا۔ دو دو افراد نے تحریک جدید کے مالی جہاد میں شمولیت فرمائی۔ مربی صاحب مقامی نے وعدوں کی وصولی کروانے کا وعدہ کیا۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔

موسے والہ (ضلع سیالکوٹ)

مکرم منیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ تحریر فرماتے ہیں:۔

مورخہ ۳۰ اگست کو جلسہ کیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات پر تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر تحریک جدید کے چندہ کا خاصہ حصہ وصول کیا گیا۔ امید ہے باقی وعدے بھی جلد پورے ہو جائیں گے ہم بہت کوشش کر رہے ہیں خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے۔ آمین

لودھراں فارم (سندھ)

مکرم فضل الرحمٰن صاحب سیکرٹری جماعت تحریر فرماتے ہیں:۔

مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد بابو محمد اسحٰق صاحب نے مطالبات تحریک جدید کے موضوع پر تقریر کی۔ مکرم منشی سلطان احمد صاحب نے تحریک جدید سے

حضور کا خطبہ پڑھ کر سنایا خاکسار نے وعدہ اور جلد تر ادائیگی کی اہمیت پر روشنی ڈالی چند دوست بقایادار تھے۔ ان سے ادائیگی کے لئے معین تاریخ کے وعدے لئے گئے۔ امید ہے ایک ماہ تک تمام بقایا وصول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ ... ... حضور پر نور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے لمبی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا جزاھم اللہ احسن الجزاء

ملتان

مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب فرماتے ہیں:۔ مورخہ ۳۰ اگست کو ساڑھے آٹھ بجے مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم امیر صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تحریک جدید کی اہمیت اور اس کے نتائج پر روشنی ڈالی بعدہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں جناب امیر صاحب نے چندہ تحریک جدید کے بقایاداران کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ وہ بقایا جلد ادا کریں۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

چک نمبر ۲۷۰ الف کا چیلو (ضلع تھرپارکر)

بعد نماز ظہر مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ الفضل خاص نمبر سے مطالبات تحریک جدید بیان کئے گئے۔ چندہ تحریک جدید کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ دفتر اول تو پہلے ہی سو فیصدی ادا ہے دفتر دوم کے دو شخص بقایادار ہیں جنہوں نے دو ہفتہ تک ادائیگی بقایا کا وعدہ فرمایا ہے۔ امید ہے ۳۰ ستمبر تک جماعت ہذا کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو جائیگا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

چک نمبر ۹۹ شمالی (ضلع سرگودھا)

مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تحریک جدید تحریر فرماتے ہیں:۔

زیر صدارت چوہدری سلطان احمد صاحب جلسہ تحریک جدید منعقد ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر نے تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کیا۔ چندہ تحریک جدید وصول کیا گیا۔ باقی دوستوں نے ایک ہفتہ تک ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

پنڈی بھاگو (ضلع سیالکوٹ)

مکرم عبدالحق صاحب سیکرٹری مال تحریر فرماتے ہیں:۔

مقررہ تاریخ پر جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر ہوئیں۔ تین وعدہ کنندگان نے وعدے پورے کر دئیے۔ امید ہے دیگر بقایاجات بھی جلد وصول ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

کرونڈی (ضلع خیرپور)

مکرم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال تحریر فرماتے ہیں:۔

بعد نماز مغرب جلسہ کا انتظام کیا گیا تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق تین تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے اپنی تقریر میں احباب کو توجہ دلائی کہ وہ دوست جو وعدہ پورا کر چکے ہیں وہ اضافہ فرمائیں تا زیادہ ثواب کے مستحق ہو سکیں۔ الحمدللہ کہ ۱۳ دوستوں نے وعدوں میں زیادتی کی۔ نئے وعدوں میں سے کچھ تو اسی وقت وصول ہو گئے۔ تین بقایادار تھے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وعدے پورے کر دئیے ہیں۔ وصول شدہ روپیہ مرکز میں بھجوایا جا رہا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

سکھر

مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ سکھر میں ہفتہ تحریک جدید میں محض تقاریر کی بجائے وصولی کی جد و جہد کی توجہ دی گئی۔ سو الحمدللہ کہ مبلغ ۱۹۱/- روپیہ وصول ہو گیا اور دیگر دو تین دوستوں نے ماہ ستمبر میں ادائیگی کا وعدہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے۔ ایک دوست نے جو کہ صرف گذشتہ سال سے تحریک جدید کے جہاد میں شامل ہوئے تھے۔ گذشتہ پورے سال کا یکمشت ۱۶۱/- روپیہ وعدہ اور ادائیگی چندہ کر دیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے

نیز شیخ نجم الدین صاحب منگلا نے دو ہفتوں کے دوستوں کے گھروں میں جا کر جلد ادائیگی کی تحریک کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

داوہ (سندھ)

مکرم رانا چراغ الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔ جلسہ تحریک جدید ۱۰ بجے صبح زیر صدارت حافظ عبدالحکیم صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد خاکسار نے حضور کی تقریر متعلقہ مطالبات تحریک جدید پڑھ کر سنائی۔ جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ دو نئے وعدے ہوئے اور کچھ وصولی ہو گئی باقی واجب الوصول رقم انشاء اللہ ماہ ستمبر اور اکتوبر میں سب کی سب ادا ہو جانے کی امید ہے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

علی پور گھلواں (ضلع مظفرگڑھ)

مکرم نور محمد صاحب ہمدور پریذیڈنٹ صدر جماعت تحریر فرماتے ہیں:۔

ہفتہ تحریک جدید منایا گیا۔ تین گروپ بنا دئیے گئے ہیں۔ ہر گروپ میں ایک گروپ لیڈر اور ایک نائب لیڈر مقرر کر دیا گیا ہے اور ان کا فرض قرار دیا گیا ہے کہ خود آ اپنے اپنے گروپ کی رقم نقد بموجب وعدہ جات تحریک جدید وصول کریں۔ چنانچہ پہلی قسط مبلغ ۱۳۳/۱۰ روپیہ کی بھجوائی جا رہی ہے۔ اس سے پیشتر بھی رقم بھجوائی جا چکی ہے۔ باقی وعدہ جات وصول ہو کر انشاء اللہ دوسری قسط کی شکل میں عنقریب داخل خزانہ کر دئیے جائیں گے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

جہلم

مکرم احمد الدین صاحب سیکرٹری تحریک جدید فرماتے ہیں کہ۔ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ میں جلسہ کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حضور کی تحریر درباره تحریک جدید پڑھ کر سنائی۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب نے تحریک جدید کی اہمیت کے متعلق تقریر کی۔ خاکسار نے جماعت کا بقایا بتایا اور وصولی کے لئے وفد بنائے گئے جو پوری پوری کوشش کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وصولی ہو رہی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ڈیرہ غازی خاں

جلسہ تحریک جدید زیر صدارت ملک عزیز محمد صاحب وکیل منعقد ہوا۔ مکرم مولوی محمد عثمان صاحب صحابی پریذیڈنٹ نے تحریک جدید کا پس منظر تاریخ اور غرض و غایت بیان فرمائی۔ بعدہٗ عزیز محمد صاحب واقف زندگی نے حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب نے حاضرین جلسہ سے درخواست کی کہ وہ اپنے وعدے نقد ادا کر دیں اور سیکرٹری مال سے رسید لے لیں۔ اور جن احباب کے پاس اس وقت رقم نہیں ان کی جگہ وہ خود ادا کر دیں لیکن تاریخ ادائیگی سے مطلع کریں

یہ بات سن کر کئی دوستوں نے خود ہی وعدہ پورا کر دیا۔ اور اکثر احباب کی طرف سے مولوی صاحب موصوف نے بھی اپنی گرہ سے رقوم ادا کیں۔ کل چندہ جلسہ کے دوران میں ۱۱۰/۴ روپے وصول ہوا۔ جو عنقریب مرکز میں بھجوایا جا رہا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

نیم سرکاری اداروں کے اخراجات کم کرنے کی مہم

صوبائی حکومت نے کفایت شعاری سے کام لینے کے احکام جاری کر دیئے

لاہور ۱۷ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے نیم سرکاری اداروں کے ایسے اخراجات کو، جو غیر ظاہر آئیٹموں کے اخراجات کو معقولیت پر لانے اور ان کی خریداری میں کفایت شعاری سے کام لینے کے احکام جاری کر دیئے ہیں۔ جن پر زرمبادلہ خرچ ہو۔

ان ہدایات کے مطابق جو حکومت پاکستان کی منظوری سے جاری کی گئی ہیں، تمام نیم سرکاری ادارے غیر ظاہر آئیٹموں کے لئے زرمبادلہ کی ضروریات کا ششماہی تخمینہ صوبائی محکمہ خزانہ کی زرمبادلہ کی برانچ کو بھیجیں گے اور مرکزی ادارے مرکزی حکومت، شعبہ خزانہ کے توسل سے۔

وزارت خزانہ کو بھیجنے سے پہلے یہ درمیانی محکمے ان تخمینوں پر غور کریں گے کہ آیا ان میں شامل مدات ضروری ہیں اور منظور شدہ منصوبوں سے وابستہ ہیں یا نہیں۔

وزارت خزانہ ان تخمینوں کو زرمبادلہ کی مرکزی کمیٹی کے پاس بھیج دے گی۔ جو ہر ادارے کے لئے رقم الگ کر کے مقرر کرے گی اور پھر آخری فیصلے کے لئے کابینہ کے سپرد کر دے گی جو اپنے فیصلے سے متعلقہ اداروں کو مطلع کر دے گی۔ ساتھ ہی فیصلے کی اطلاع شعبہ خزانہ یا صوبائی محکمہ خزانہ جیسی بھی صورت ہو، اور سٹیٹ بنک آف پاکستان کو بھی دی جائے گی۔ اور بنک کا مرکزی ڈائریکٹوریٹ مقامی بنکوں کو مطلع کرے گا۔ اداروں کو زرمبادلہ صرف اسی صورت میں ملے گا کہ حکومت کی منظوری اور کنٹریکٹ یا ادائیگی سے متعلق معاہدہ کی نقول سٹیٹ بنک کو بھیجی جائیں۔ ان اداروں کو ایک سرٹیفکیٹ اس امر کا بھی دینا پڑے گا کہ ادائیگی کی منظوری مل چکی ہے۔ سٹیٹ بنک اپنے طور پر اس بات کا اطمینان حاصل کرے گا۔ شرح ادائیگی معقول ہے یا نہیں۔

مندرجہ بالا پابندیوں کے مطابق سٹیٹ بنک درخواستوں پر ان کی اہمیت کے مطابق غور کرے گا اور ادائیگی کا اختیار نامہ بلا تاخیر جاری کیا جائے گا۔ اسی دوران میں اگر کسی نئے منصوبے کی منظوری ملے یا کسی منظور شدہ منصوبے پر اخراجات میں اضافہ ہو جائے تو مزید زرمبادلہ حاصل کرنے کی منظوری کے لئے مرکزی وزارت خزانہ سے رجوع کرنا پڑے گا۔ لیکن اس پابندی میں نرمی پیدا کرنے کے لئے زرمبادلہ کی ایک معقول یکمشت رقم اداروں کو مختص کر دی جائے گی تاکہ چھوٹے موٹے اخراجات کے لئے وہ زرمبادلہ اپنی مرضی سے حاصل کر سکیں۔

یہ ہدایات لاہور، حیدرآباد، پشاور یونیورسٹیوں کے رجسٹرار، مغربی پاکستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے چیئرمین اور روڈ ٹرانسپورٹ بورڈ کو بھیج دی گئی ہیں ان کے علاوہ تمام انتظامی شعبوں اور متعلقہ محکموں کے سربراہوں کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

بحریہ کے کمانڈر انچیف کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۷ ستمبر۔ بحریہ پاکستان کے کمانڈر انچیف ریئر ایڈمرل اے آر خان دولت مشترکہ کے فوجی افسروں کی کانفرنس میں شریک ہونے کے بعد کل رات کراچی واپس پہنچ گئے۔ آپ نے برطانیہ میں بحریہ پاکستان کے جہاز "ٹیپو سلطان" کا بھی معائنہ کیا۔ جس کی اس وقت مرمت ہو رہی ہے۔ انہوں نے برطانیہ بحریہ کے افسروں سے بھی باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیالات کیا۔

صدر مغربی جرمنی کو مبارکباد

کراچی ۱۷ ستمبر۔ صدر محمد ایوب خان نے مغربی جرمنی کے نئے صدر ڈاکٹر لوبکے کے نام ایک تار ارسال کر کے انہیں عہدے کا چارج لینے پر مبارکباد کا پیغام بھیجا ہے۔ صدر نے دعا کی ہے کہ مغربی جرمنی صدر لوبکے کے عہد صدارت میں خوشحالی اور مرفہ الحالی سے ہم آغوش رہے۔

ایک معلوماتی لیکچر

مورخہ ۱۸-۹-۵۹ بروز جمعہ نماز مغرب مسجد احمدیہ احمد نگر میں ایک جلسہ زیر صدارت صدر صاحب جماعت احمدیہ احمد نگر منعقد کیا جا رہا ہے۔ جس میں مکرم ماسٹر سعد اللہ خان صاحب بی۔اے۔ بی۔ٹی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ایک معلوماتی لیکچر فرمائیں گے۔ اہالیان ربوہ و دیگر گرد و نواح کے احباب سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ احمد نگر)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

انسان کا چاند تک پہنچنا اب زیادہ دن کی بات نہیں رہی

ماسکو کی پریس کانفرنس میں روسی سائنسدانوں کا بیان

ماسکو ۱۶ ستمبر۔ روسی سائنسدانوں نے کہا ہے کہ اب چاند تک انسان کا پہنچنا زیادہ دن کی بات نہیں رہی۔ وہ ماسکو کی پریس کانفرنس میں اس روسی راکٹ کی تفصیلات بتا رہے تھے۔ جسے چاند تک پہنچنے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

ایک سائنس دان نے کہا اس راکٹ میں ایک مکمل لیبارٹری رکھی گئی۔ جس کے آلات ڈھائی لاکھ میل کے سفر میں نہایت اچھی طرح کام کرتے رہے۔ ان میں ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی تھے۔ جنہوں نے چاند کی سطح سے متصادم ہونے تک اپنے فرائض ادا کئے۔ وہ موسم کائناتی شعاعوں اور بعض دوسرے امور کے بارے میں برابر معلومات پیغامات نشر کرتے رہے ہیں۔ اور جب راکٹ زمین کی حد سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ تو انہوں نے چاند کے بارے میں بھی معلومات بہم پہنچانا شروع کر دیں۔ جو اہل زمین کے لئے بڑی دلچسپی کا باعث ہیں۔ اگرچہ یہ نشریات محض روس کے لئے مخصوص تھیں۔ لیکن لندن واشنگٹن۔ ٹوکیو۔ بوڈاپسٹ۔ برلن۔ بون۔ پیرس اور بعض دوسرے مقامات کے ریڈیو سٹیشنوں نے بھی تفصیل کے ساتھ پیغامات وصول کئے ہیں۔ پھر بھی روسی سائنسدانوں نے یہ بھی تہیہ کر لیا ہے۔ کہ ان پیغامات میں سے جو ضروری ہوں وہ عوام کی معلومات کے لئے شائع کر دیئے جائیں۔

سائنسدانوں نے کہا ہے کہ روسی رصدگاہوں نے نہایت طاقتور دوربینوں کے ذریعہ اس راکٹ کے سفر بلکہ عین اس وقت کی بھی تصویریں لی ہیں جب وہ چاند سے متصادم ہوا تھا۔ یہ تصویریں بھی اہل علم حضرات کے لئے باعث کشش ثابت ہو سکتی ہیں۔

ان سائنسدانوں نے کہا ہے کہ روس نے چاند کے کسی علاقے میں روسی بالادستی کا دعوے نہیں کیا۔ اور نہ ہی وہ اس قسم کے دعوے کے حق میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض حسن اتفاق ہے۔ کہ روسی سائنسدانوں کو عین اس وقت راکٹ کو چاند تک پہنچانے میں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ جب مسٹر خروشیف امریکہ کا دورہ کرنے والے ہیں۔ لیکن ہم اس پر خوش ہیں۔

لندن کی ایک اطلاع کے مطابق مسٹر میکملن وزیر اعظم برطانیہ نے مسٹر خروشیف وزیر اعظم روس کے نام ایک تار ارسال کر کے انہیں اس واقعہ کے بارے میں مبارکباد دی ہے کہ روسی سائنسدان چاند تک راکٹ پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

وزیر اعظم برطانیہ نے اپنے تار میں لکھا ہے کہ اب بیرونی خلا میں سائنسی تحقیقات کا کام آسان ہو جائے گا۔ یہ ایسا کارنامہ ہے کہ اس کے لئے روسی سائنسدان مستحق مبارکباد ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی ممنوع قرار دیدی گئی

رباط ۱۶ ستمبر۔ حکومت مراکش کے اعلان کے مطابق کمیونسٹ پارٹی کو ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔ اعلان میں واضح کر دیا گیا ہے۔ کہ پارٹی کو اس لئے ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ کہ اس نے مراکش میں خطرناک سرگرمیاں شروع کر رکھی تھیں۔ بلکہ اس اقدام کی اصل وجہ یہ ہے کہ اس پارٹی کے اصول اور اس کے اقدامات اسلامی اصولوں اور تعلیمات کے منافی ہیں۔

شاہ سعود اور صدر ناصر کی ملاقات کا نتیجہ

ریاض ۱۶ ستمبر۔ شاہ سعود نے کہا ہے کہ حال ہی میں میری اور صدر ناصر کی ملاقات میں جن امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ وہ عرب دنیا بلکہ عالم اسلام کے لئے بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ نے امید ظاہر کی۔ کہ اس سے دوستی اور تعاون کے جذبات بڑھ جائیں گے۔

اعلان نکاح

عزیزم صالح محمد خان صاحب امین کا نکاح میری بھتیجی مسماۃ گوہر خاتون بنت برادرم احمد خان صاحب کے ہمراہ مکرم خان غلام محمد خان صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بستی مندرانی نے مورخہ ۱۹-۸-۵۹ ایک سو روپیہ حق مہر پر بستی بزدار میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت کرے۔

خاکسار۔ علی محمد ساکن بستی بزدار حال مقیم ملتان

درخواست دعا

خاکسار کی بچی ان دنوں سخت بیمار ہے۔ اس کی بیماری کی وجہ سے بچی کی والدہ کو بھی دل کے دورے پڑتے ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

خاکسار سید محمد سعید سلیم
دار الحمد لاہور

وقف متروکہ جائدادوں کے انتظام کی سکیم منظور کرلی گئی

غیر الاٹی دعویدار مہاجرین کی آبادکاری اس مہینے کے آخر میں شروع ہوگی

لاہور ۱۷ ستمبر لیفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں وزیر بحالیات نے کل کراچی سے لاہور پہنچ کر بتایا کہ غیر الاٹی دعویدار مہاجروں کی آبادکاری ستمبر کے آخر میں شروع ہو جائے گی - آپ نے کہا کہ اس وقت تک ایسے مکانات کی فہرستیں تیار ہو جائیں گی جو ان لوگوں کے نام الاٹ کئے جا سکیں گے - فہرستیں ستمبر کے آخر تک شائع بھی کر دی جائیں گی

مسٹر ہاشم رضا چیف سیٹلمنٹ کمشنر بھی وزیر بحالیات کے ساتھ تھے انہوں نے کہا کہ نان الاٹی دعویدار مہاجروں سے جلد درخواستیں طلب کی جائیں گی یہ درخواستیں چھپے ہوئے فارموں پر وصول کی جائیں گی جو عنقریب چھپ جائیں گے - جونہی درخواستوں کی وصولی شروع ہوئی - غیر الاٹی دعویدار مہاجرین کو مکانوں اور دکانوں کی تفویض شروع کر دی جائے گی ان لوگوں کی تفویض میں دئے جانے والے مکانوں کی فہرست میں ایسے مکانات شامل ہوں گے جو اس وقت غیر دعویدار مہاجرین یا مقامی لوگوں کے قبضے میں ہیں - لیکن اس کے لئے انہوں نے این سی - ایچ اور ایل ایچ فارم پیش نہیں کئے - اس فہرست میں ایسے مکانات بھی شامل کر دئے جائیں گے جن میں مرکزی یا صوبائی حکومت نیم سرکاری اداروں یا غیر سرکاری اداروں کے دفاتر ہیں - اس فہرست میں وہ مکانات بھی شامل کر دئیے جائیں گے ، جو غیر ملکیوں کے قبضے میں ہوں - حالانکہ وہ بیس دسمبر ۱۹۵۸ء کے بعد موجودہ قابضوں کے نام الاٹ ہی کیوں نہ کئے گئے ہوں

سیٹلمنٹ اور ری ہیبلیٹیشن کمشنر میاں ریاض الدین نے کہا کہ اس وقت تک لاہور میں معاوضہ کی پندرہ ہزار کتابیں جاری کی جا چکی ہیں معاوضہ کی کتابیں تیار پڑی ہیں - دعویدار مہاجر انہیں لینے نہیں آتے غیر الاٹی دعویدار مہاجرین کو دیے جانے والے مکانات مکانات کی فہرستوں کو اشاعت کی غرض سے تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا - بہت بڑے بڑے مکانات کی بڑی بڑی فہرستوں کی اشاعت صوبہ بھر کے لئے کی جائے گی - چھوٹے مکانوں کی فہرستیں ڈپٹی ایڈیشنل سٹلمنٹ کمشنروں کے دائرہ عمل سے تعلق رکھنے والے علاقے میں چھاپی جائیں گی اور بہت چھوٹے مکانوں کی فہرستیں صرف ڈپٹی سٹلمنٹ کمشنروں کے دائرہ عمل سے تعلق رکھنے والے علاقے میں چھاپی جائیں گی

معاوضہ بڑھانے کا سوال

وزیر بحالیات سے پوچھا گیا کہ کیا دعویدار مہاجروں کو دئیے جانے والے معاوضے کی شرح بڑھا دی جائے گی - وزیر بحالیات نے جواب دیا کہ معاوضہ کا تناسب بڑھانے کا سوال اس وقت پیدا ہوگا - جب سارے کلیموں کا تصفیہ ہو جائے جب موجودہ تناسب کے مطابق معاوضہ ادا کر دیا جائے گا - اس وقت حکومت یہ دیکھے گی کہ کتنی املاک باقی بچی ہے جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ موجودہ شرح پر معاوضہ ادا کرنے کے بعد کوئی املاک باقی بچے گی یا نہیں - اس وقت تک جھوٹے وعدے کرنا کسی طرح بھی حکومت کے شایان شان نہیں اگر بعد میں اچھی خاصی املاک باقی بچتی نظر آئی تو حکومت معاوضہ بڑھانے کے سوال پر غور کرے گی -

وزیر بحالیات نے کہا کہ دعویدار مہاجرین کی آبادکاری کا کام اسی سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا - اس وقت تک انہیں معاوضہ مل جائے گا - لیکن غیر دعویدار مہاجرین کو آباد کرنے کے کام میں کچھ وقت لگے گا - آپ نے کہا حکومت دیہی علاقوں میں متروکہ مکانات کا بھی جائزہ لے رہی ہے تاکہ شہروں کی بھیڑ بھاڑ کم کی جا سکے - جو لوگ پاکستان آنے سے پہلے دیہات میں آباد تھے اور اب بھی دیہات میں آباد ہونے کے متمنی ہیں - حکومت ان کے لئے دیہی علاقوں میں گنجائش نکالنے کی کوشش کرے گی - وقف متروکہ املاک کے انتظام کے لئے ایک بورڈ قائم کر دیا جائے گا جو ایسی جائیداد کا سروے کر کے اس کی قیمت کا اندازہ لگائے گا اور بعد ازاں اسے ٹھکانے لگانے کی کوشش کرے گی - وقف متروکہ املاک میں اراضی - عمارتیں نیز تعلیمی اور خیراتی ادارے بھی شامل ہیں ٭

درخواست دعا: مولوی محمد ہاشم صاحب بخاری کی صاحبزادی صادقہ سخت بیمار ہے اور سول ہسپتال جہلم میں زیر علاج ہے اور حالت تشویشناک ہے احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں (محمد ہارون بخاری جہلم)

امریکہ اور روس میں مفاہمت اشد ضروری ہے (آئزن ہاور)

"بات چیت کی ابتداء اچھی ہوئی ہے" (خروشچیف)

واشنگٹن ۱۷ ستمبر ، کل رات وائٹ ہاؤس میں مسٹر خروشچیف کے اعزاز میں جو دعوت دی گئی تھی - اس میں صدر آئزن ہاور اور مسٹر خروشچیف نے ایک دوسرے کے بارے میں نیک ارادوں کا اظہار کیا - صدر آئزن ہاور نے کہا دنیا میں امریکہ اور روس کی طاقت اور اہمیت کے پیش نظر دونوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دوسرے کو بہتر طریقے پر سمجھیں۔ کے لئے دنیا کی رہنمائی کر سکیں۔

مسٹر خروشچیف نے صدر آئزن ہاور کی تقریر کے جواب میں اپنے اس نظریہ کا اظہار کیا کہ روس اور امریکہ کو امن کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہیئے - ہم اس ارادے سے یہاں آئے ہیں کہ تعلقات کی اصلاح کے سلسلے میں کوئی معاہدہ کریں - دونوں ملک بہت مستحکم ہیں اور ہم ایک دوسرے سے دیر تک جھگڑا جاری نہیں رکھ سکتے - اگر دونوں ملک کمزور ہوتے - تو ان کے جھگڑے کی خصوصیت مختلف ہوتی کمزور آدمی لڑائی میں ایک دوسرے کے چہرے پر ناخن مارتے ہیں - اگر ہم ایک دوسرے سے متصادم ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ نہ صرف ہم نقصان اٹھائیں گے - بلکہ دنیا کے بہت سے دوسرے ملکوں کو بھی نقصان اٹھانا پڑے گا - روس اور امریکہ آج تک ایک دوسرے سے نہیں لڑے - اس کے علاوہ ان میں آج تک کوئی عظیم اختلاف بھی پیدا نہیں ہوا -

صدر نے کہا کہ اس نقطے پر میں اور مسٹر خروشچیف دونوں متفق ہیں۔

مسٹر خروشچیف نے کہا کہ صدر آئزن ہاور سے میری پہلی ملاقات ہی بڑی ہمت افزا ثابت ہوئی ہے - چنانچہ میں اپنی حکومت کو مطلع کروں گا - کہ بات چیت کی بنیاد اچھی ہوتی ہے - جس سے امید بندھتی ہے کہ اس کا انجام اور بھی اچھا ہوگا -

صدر آئزن ہاور نے مسٹر اور مسز خروشچیف نیز سوویٹ یونین کا جام صحت تجویز کرتے ہوئے کہا امریکہ نے روس سے پانچ نومبر ۱۹۳۳ء کو سفارتی تعلقات قائم کئے تھے ، اس وقت سے آج تک دونوں ملکوں نے بے شمار اوقات میں ایک دوسرے سے تعاون کیا - اور ان کی دوستی کی روایات بہت لمبی ہیں دونوں عالمی جنگوں میں ہم ایک دوسرے کے اتحادی تھے اور میرا خیال یہ ہے کہ اس وقت ہم دونوں پر دنیا کے بارے میں خاص ذمہ داریاں عاید ہیں - اس کی وجہ دونوں کی طاقت اور اہمیت ہے - ضروری ہے کہ ہم ایک دوسرے کو بہتر طریقے پر سمجھیں - جہاں تک اس نقطے کا تعلق ہے - میں اور مسٹر خروشچیف ایک دوسرے سے متفق ہیں - میرا خیال ہے کہ اس وقت ماہرانہ بحث کافی نہیں - ہمیں حقائق اور سچائی پر انحصار کرنا چاہیئے تاکہ ہم امن اور خوشحالی

درخواست دعا

میری لڑکی عزیزہ امۃ الرشید بیگم اہلیہ قاضی محمد احمد صاحب بھٹی اپنے بچوں کے ساتھ پانچ سال کے بعد افریقہ سے واپس ربوہ آ رہی ہے - احباب دعا کریں - اللہ تعالیٰ سب کو خیریت سے لائے - اور ان کا آنا بابرکت کرے - آمین - فتح دین سپرنٹنڈنٹ دفتر پرائیویٹ سکرٹری - ربوہ

مکرم جناب فتح دین صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں - جزاہ اللہ احسن الجزاء